



سوال

وہ طلوع آفتاب کے بعد نماز فجر ادا کرتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست میرے بہت ہی قریب رہتا ہے، مسجد بھی ہمارے گھر سے بہت ہی قریب ہے لیکن میرا دوست نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ وہ رات ٹیلی وژن دیکھنے اور تاش کھیلنے کے لئے صبح کی ابتدائی گھڑیوں تک بیدار رہتا ہے اور پھر نماز صبح طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتا ہے۔ میں نے اسے بہت سرزنش کی لیکن اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح کی اذان نہیں سنتا حالانکہ مسجد ہمارے گھر کے بہت ہی قریب ہے۔ میں نے کہا کہ نماز کے لئے میں تمہیں بیدار کر دیا کروں گا، چنانچہ فی الواقع میں نے اسے بیدار بھی کیا لیکن اس کے باوجود اسے مسجد میں نہ دیکھا اور نماز سے واپس آکر دیکھا تو وہ سویا ہوا تھا۔ میں نے اسے سرزنش کی تو اس نے بودے چیلے بہانے پیش کرنے شروع کر دیئے حتیٰ کہ بسا اوقات اس نے یہ بھی کہا ”کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سے میرے بارے میں اس لئے باز پرس کرے گا کہ میں تمہارا پڑوسی تھا؟“ براہ کرم رہنمائی فرمائیں اور بتائیں، کیا نماز کے لئے اسے بیدار کرنا میری ذمہ داری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ رات کو اس قدر بیدار رہے جس کی وجہ سے وہ نماز فجر باجماعت یا بروقت ادا نہ کر سکے خواہ یہ بیداری قرآن مجید کی تلاوت یا طلب علم ہی کے لئے ہو، تو اس سے اندازہ فرمائیے کہ ٹیلی وژن دیکھنے اور تاش کھیلنے کے لئے بیداری کی کہاں تک گنجائش ہو سکتی ہے؟

لہذا اس عمل کی وجہ سے یہ شخص اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستحق ہے نیز یہ اس بات کا مستحق ہے کہ حکمران بھی اسے سزا دیں جس کی وجہ سے یہ اور اس جیسے دیگر لوگ اپنی اصلاح کر لیں۔ نماز فجر کو دانستہ طلوع آفتاب تک موخر کرنا تمام اہل علم کے نزدیک کفر اکبر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

((بن الرجل و بین الکفر و الشکر ترک الصلوة)) (صحیح مسلم)

”آدمی اور کفر و شکر کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

((العدا لہ فی بیئنا و عنہم الصلوة فمن ترکھا کفر))



”ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے حضرت بریدہ حبیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث اور آثار ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی شرعی عذر کے بغیر نماز کو اس قدر موخر کرے کہ اس کا وقت ختم ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

حدیث ما عنہی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 472

محدث فتویٰ